

## 99353-اگر بیوی سے دخول نہیں کیا تو اس کا فطرانہ خاوند کے ذمہ نہیں

### سوال

ایک شخص کا عورت سے نکاح ہو چکا ہے، لیکن ابھی اس کی رخصتی نہیں ہوتی تو کیا اس کا فطرانہ خاوند کے ذمہ ہے؟

### پسندیدہ جواب

اول :

علماء کرام رحمہم اللہ کا اس میں اختلاف ہے کہ: آیا جن افراد کا خرچ مرد کے ذمہ ہے ان کے فطرانہ کی ادائیگی بھی اسی کے ذمہ ہو گی یا نہیں؟

اس میں دو قول ہیں :

پہلا قول :

انسان پر لازم ہے کہ وہ اپنی جانب سے بھی اور جن افراد کا خرچ اس کے ذمہ ہے اور وہ ان پر خرچ کرتا ہے ان فطرانہ بھی ادا کرے، مثلاً بیوی اور اولاد خاوند کا مسلک یہی ہے۔

انہوں نے دارقطنی اور بیحقی کی درج ذیل روایت سے استدلال کیا ہے:

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جن پر تم خرچ کرتے ہو ان کا فطرانہ بھی ادا کرو"

لیکن یہ حدیث ضعیف ہے، دارقطنی، بیحقی، ابن العربی، ذہبی، نووی، اور ابن حجر وغیرہ نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے۔

دیکھیں : الجمیع (113/6) اور تفسیر البیر (2/771).

اور مستقل فتویٰ کمیٹی کے علماء کرام نے بھی یہی قول اختیار کیا ہے، کمیٹی کے علماء سے درج ذیل سوال کیا گیا:

کیا اگر خاوند اور بیوی کے درمیان شدید قسم کا نزاع ہو تو بیوی کا فطرانہ خاوند کے ذمہ ہے؟

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا:

"انسان پر اپنی اور ہر اس شخص کی جانب سے جس کے خرچ کا وہ ذمہ دار ہے اور ان کا خرچ اس پر واجب ہو ان کا فطرانہ ادا کرنا لازم ہے، اور ان میں بیوی بھی شامل ہوتی ہے، کیونکہ بیوی کا خرچ بھی خاوند پر واجب ہے" انتہی۔

دیکھیں : فتاویٰ الجیع الدائمة للجوث العلمیۃ والافتاء (9/367).

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے یہی قول اختیار کیا ہے :

"دوسرا قول :

اپنے علاوہ کسی اور کاظمانہ دینا لازم نہیں، احافات کا مسلک یہی ہے، اور انہوں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اس حدیث سے استدلال کیا ہے :

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور فطرانہ ایک صاع کھجور یا ایک صاع جوہر مسلمان غلام اور آزاد مرد و عورت چھوٹے اور بڑے پر فرض کیا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1503) صحیح مسلم حدیث نمبر (984).

تو اس حدیث میں یہ بیان ہوا ہے کہ : ہر ایک مسلمان شخص پر فطرانہ واجب ہے، اور اصل یہ ہے کہ جبے واجب کے ساتھ مخاطب کیا جائے وہ اسی شخص پر واجب ہوتا ہے.

دیکھیں : مجموع الفتاویٰ ابن باز (14/197).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے بھی اس قول کو اختیار کرتے ہوئے کہا ہے :

صحیح تو یہی ہے کہ انسان کا اپنی جانب سے ہی فطرانہ ادا کرنا واجب ہے، اور یہ پر اپنا فطرانہ خود ادا کرنا واجب ہوگا، اور باب پر اپنا فطرانہ خود ادا کرنا، اور میٹی پر اپنا، اس شخص پر نہیں جو بیوی اور شریہ داروں پر خرچ کرتا ہے، اور اس لیے بھی کہ فرض میں اصل یہ ہے کہ وہ ہر ایک پر یعنی فرض ہوتا ہے نہ کہ کسی دوسرے پر۔ انتہی بتصرف.

دیکھیں : الشرح الممتع (6/154).

دوم :

خاوند کے ذمہ بیوی کاظمانہ اس وقت لازم ہوگا جب وہ بیوی پر خرچ کرتا ہو، اور یہ تو معلوم ہے کہ بیوی کا نفقة اور خرچ اس وقت خاوند کے ذمہ واجب ہوتا ہے جب بیوی اپنے آپ کو خاوند کے سپرد کر دے، اور اسے اپنے ساتھ تعلقات قائم کرنے دے، لیکن اگر بیوی ابھی تک اپنے باب کے گھر میں ہو، تو اس کا خرچ خاوند کے ذمہ نہیں، اور اسی طرح فطرانہ بھی خاوند کے ذمہ نہیں ہوگا.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

ہر وہ عورت جس کا نفقة اور خرچ خاوند پر لازم نہیں مثلاً جس عورت کی رخصتی نہیں ہوئی اور خاوند کے سپرد نہیں کی گئی، اور وہ بچھوٹی عمر کی بچی جس سے استماع کرنا ممکن نہیں، تو اس کا خرچ خاوند کے ذمہ لازم نہیں، اور نہ ہی اس کاظمانہ خاوند کے ذمہ ہے، کیونکہ وہ ان میں شامل نہیں ہوتی جن کی مسونت خاوند کے ذمہ ہے "انتہی".

دیکھیں : المغنى (2/361).

اور بچھوٹی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

جس کا نفقة خاوند کے ذمہ لازم نہیں ان کاظمانہ بھی خاوند پر لازم نہیں آتا، مثلاً وہ بیوی جس سے دخول نہیں ہوا اور اس نے اپنا آپ خاوند کے سپرد نہیں کیا" انتہی بتصرف.

دیکھیں: کشاف القناع (252/2).

وائد عالم.